شَهْرُ الْعَطَاءِ وَالْأَوْقَافِ

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي حَثَّنَا عَلَى فِعْلِ الْخَيْرَاتِ، وَبَذْلِ الصَّدَقَاتِ، وَأَجْرَى ثَوَابَهَا فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ، وَمَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ.

أَمَّا بَعْدُ: فَاتَّقُوا اللَّهَ **عِبَادَ اللَّهِ** وَاحْرِصُوا عَلَى مَرْضَاتِهِ، وَتَزَوَّدُوا لِلِقَائِهِ، فَإِنَّ الْعُمْرَ سَاعَةٌ وَيَأْتِي الْأَجَلُ، وَلَا يَجِدُ الْإِنْسَانُ أَمَامَهُ إِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ، قَالَ تَعَالَى: ﴿**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ**﴾.

عزیزدوستو، روزہ دارو بھائیو! ایک عظیم اَخلاقی قدر ہے جو آباؤ اجداد سے لوگوں تک منتقل ہوئی، اورنسل درنسل لوگ اُس سے آراستہ رہے، خصوصًا اِس بابرکت مہینے میں اُسے اَپناتے رہے، یہ سخاوت واِنفاق کی قدر ہے، جو کہ سیّدُالاَنبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت تھی، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آتا ہے کہ: «**كَانَ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ**»، "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سخاوت اور خیر کے معاملہ میں سب

سے زیادہ سخی تھے، اور رمضان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت اور زیادہ بڑھ جاتی تھی".

اور رمضان المبارک میں سخاوت کی سب سے اعلیٰ مثال یہ ہے کہ: بندہ رضائے الٰہی کے لیے اپنے مال کا کچھ حصہ وقف کر دیتا ہے، تاکہ اُس کے ذریعے معاشرے کی تعمیر و ترقی میں حصہ ڈالے، لیکن میرے بھائیو! سوال یہ ہے کہ وقْف کیا ہے؟ اِس میں اور عام صدقات میں کیا فرق ہے؟

تو یہ بات سمجھ لیجیے کہ وقف یہ ہے کہ انسان اپنے مال کا کچھ حصہ خاص کر دے، تاکہ خیر و بھلائی کے کاموں میں اُس سے فائدہ حاصل کیا جاتا رہے، جیسے کوئی مسجد تعمیر کر دے، جس میں ہر نماز پڑھنے والے کا ثواب اُسے ملتا رہے، یا کوئی پراپرٹی وقف کر دے، جو بیماروں کے علاج، ضرورت مندوں کی تعلیم، تنگدستوں کے قرض کی ادائیگی، یا شادی کے خواہشمندوں کی مدد کے لیے استعمال ہو.

اَصحابِ خیر واِحسان! وقف کی فضیلت عام صدقہ سے بڑھ کر ہے، کیونکہ وہ اَجر میں دائمی، اور اَثر میں باقی رہنے والا ہے، اُس کا ثواب تب تک جاری رہتا ہے جب تک اُس سے فائدہ اٹھایا جاتا رہے، کیا آپ نے نبی کریم صاحبِ خُلقِ عَظیم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نہیں سنا: «إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ: عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ، أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ، أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ،

أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ، يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ»، "مومن کو اپنی موت کے بعد اپنے مال و حسنات میں جن چیزوں کا ثواب پہنچتا رہتا ہے، اُن میں سے علم ہے جو اُس نے سکھایا اور اُسے نشر کیا، اور نیک اولاد ہے جو اُس نے چھوڑی، یا قرآن مجید ہے جو اُس نے کسی کو عطیہ کیا، یا مسجد ہے جو اُس نے بنائی، یا مسافر خانہ ہے جو اُس نے بنایا، یا نہر ہے جو اس نے جاری کی یا وہ صدقہ ہے جو اس نے اپنی صحت و حیات میں اپنے مال سے کیا، پس یہ وہ اعمال ہیں جن کا ثواب اس کی موت کے بعد بھی اسے پہنچتا رہتا ہے".

میرے بھائیو! وَقُف کی اِسی عَظیم فضیلت، بڑے اَجر، وسیع تَر فوائد اور دیرپا اَثر کی بدولت صحابہ کِرام رضوان اللہ علیہم اَجمعین اپنے بہترین مال کو وقف کے کاموں میں لگانے کے لئے کوشاں رہتے تھے، چُنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذُو قُدْرَةٍ إِلَّا وَقَفَ"، "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبِ استطاعت اَصحاب میں کوئی بھی ایسا نہ تھا جس نے اپنا مال وقف کے کاموں میں نہ لگایا ہو". یہی وجہ تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک زمین تھی جو اُنکے مال میں سب سے بیش قیمت، اور اُن کو سب سے زیادہ محبوب تھی، تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کے متعلق دریافت کیا، کہ اے اللہ کے رسول! آپ مُجھے اِس زمین کے بارے

میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا - أَيْ: وَقَفْتَهُ- وَتَصَدَّقْتَ بِهَا»، "اگر تم چاہو تو اصل زمین کو روکے رکھو-یعنی اُسے وقف کر دو- اور اس سے حاصل منافع کو صدقہ کر دو". تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس زمین کو وقف کر دیا".

اور ایک صحابی نے جب یہ آیت سنی: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾، "ہرگز نیکی میں کمال حاصل نہ کر سکو گے یہاں تک کہ اپنی پیاری چیز سے کچھ خرچ کرو". تو اُس کا دل پگھل گیا، اُس کا ہاتھ دریا دلی سے کھل گیا، اور وہ دوڑتا ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اپنا سب سے محبوب مال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے کہا: "یہ اللہ کے لیے صدقہ ہے، میں اِس کی برکت اور اِس کا ذخیرہ اللہ کے ہاں چاہتا ہوں"، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ»، "یہ نفع بخش مال ہے! یہ نفع بخش مال ہے!".

تو میرے بھائیو، اللہ کے بندو! ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اُنکے صحابہ کرام کی اقتداء کے کس مقام پر کھڑے ہیں؟ آیئے! اُن کے راستے پر چلیں، اُن کی پیروی کریں، اور چاہے تھوڑا ہی سہی، مگر اپنے مال میں سے کچھ نہ کچھ وقف ضرور کریں، قبل اِس کے کہ وہ دن آجائے جب ہمیں اَپنا سب کچھ پیچھے چھوڑ کر جانا پڑے، ہر مہینے وقف کریں، چاہے اَپنی تنخواہ میں سے محض

ایک درہم ہی نکالیں، تو کچھ ہی سالوں میں آپکے پاس بہت سے وَقْف جمع ہوں گے، جو آپکو زندگی میں فرحت بخشیں گے، اور مرنے کے بعد بھی آپکی نیکیوں کا سلسلہ جاری رکھیں گے.

تو آج ہی سے آغاز کریں! اپنے مال میں سے ایک درہم وقف کریں، محض ایک درھم جو آپ آج وقف کریں گے، وہ کسی مسجد کی ایک اینٹ بن سکتا ہے، کسی طالبِ علم کے ہاتھ میں ایک کتاب بن سکتا ہے، کسی یتیم کے منہ کا نوالہ بن سکتا ہے، یا کسی بیمار کے علاج کا ذریعہ بن سکتا ہے. اور کوشش کریں کہ آپکے وقف کا کچھ حصہ اپنے والدین، کسی قریبی رشتہ دار، یا کسی عزیز کی طرف سے ہو، کیونکہ یہ سب سے بہترین تحفہ اور ہمیشہ رہنے والی عطیہ ہے. آخر میں بارگاہ رب العزت میں دعاء ہے کہ، اے اللہ!

ہمیں اَپنی رَضا کے لیے خالص وَقْف کرنے کی توفیق عطا فرما، اور ہمیں اَپنے اِس فرمان پر عمل کی توفیق عطا فرما: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ. أَمَّا بَعْدُ،

روزے دارو، راہِ خُدا میں خرچ کرنے والو! ہم "یومِ زاید برائے خدمتِ اِنسانِیّت" کے موقع سے گزر رہے ہیں، اِس موقع پر سب سے بڑی چیز جو ہمیں یاد آتی ہے، وہ شیخ زاید رحمہ اللہ کا وقف وعطا کا مَنہج ہے، بلاشبہ شیخ زاید –طیب َاللہُ ثراہ– کے اوقاف کا فیض آج تک وَطنِ عزیز کے اندر اور باہر ہر جگہ جاری ہے.

میرے بھائیو! وقف، وہ بابرکت مال ہے جس کے فیوض و برکات بے شمار ہیں، جس کی منفعتیں اور بھلائیاں لا محدود ہیں، چنانچہ کتنے ہی اَصحابِ علم ہیں جنہوں نے دنیا کو اپنے علم کے نور سے منوّر کیا، وہ اِسی مالِ وقف کی بدولت تعلیم حاصل کر سکے! کتنی ہی یونیورسٹیاں ہیں، جو آج بھی علم ودانش کے چراغ جلارہی ہیں، وہ وقف اَموال کی بدولت تعمیر ہوئیں.

وقُف کے اِنہی فوائد و منافع کے پیشِ نظر ہماری قیادتِ رشیدہ نے وقف کے نئے مواقع اور ذرائع فراہم کیے ہیں، اُس کے شعبوں کو وسعت بخشی ہے، اُس کے طریقۂ کار کو آسان بنایا ہے، چنانچہ وقف کے لیے نئی نئی مُہِمّات شروع کیں، فلاحی فنڈز فراہم کیے، اسمارٹ ایپلی کیشنز متعارف کرائیں، اور آن لائن پلیٹ فارمز قائم کیے، یہاں تک کہ آج انسان اپنے گھر

بیٹھے، صرف ایک بٹن دبا کر، اس عظیم نیکی میں حصہ ڈال سکتا ہے، یوں وہ اللہ کے نزدیک وقف کرنے والوں میں شمار ہوتا ہے اور باِذن اللہ اُس کے لیے اَجر و ثواب کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

تو اللہ کے بندو! اب آپ پر کیا باقی رہ گیا، سوائے اِس کے کہ آپ اپنے عطیات کے ذریعے وقف کاموں میں حصہ دار بنیں، اپنے معاشرے کی خدمت، اور رب تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے۔ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ ﴿وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنْفُسِكُمْ وَمَا تُنْفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ﴾، "اور جو مال تم خرچ کروگے اس کا نفع تمھاری جان کے لیے ہے، اور اللہ ہی کی رضامندی کے لیے خرچ کرو، اور جو اچھی چیز تم خرچ کروگے اس کا پورا اجر تمہیں دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا"۔

هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ إِنَّكَ قَدْ أَمَرْتَنَا بِالصِّيَامِ فَاسْتَجَبْنَا، وَبِالْقِيَامِ فَلَبَّيْنَا، وَبِالْعَطَاءِ وَالْوَقْفِ فَسَارَعْنَا، فَتَقَبَّلْ مِنَّا يَا رَبَّنَا وَوَفِّقْنَا لِلْمَزِيدِ. اللَّهُمَّ إِنَّ بَيْنَنَا عِبَادًا لَكَ قَدْ وَقَفُوا أَمْوَالَهُمْ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، أَوْ عَزَمُوا عَلَى ذَلِكَ، فَارْفَعْ يَا رَبِّ

دَرَجَاتِهِمْ، وَضَاعِفْ حَسَنَاتِهِمْ، وَاجْعَلْ مَا أَوْقَفُوهُ ذُخْرًا لَهُمْ وَلِوَالِدِيهِمْ يَوْمَ الْعَرْضِ عَلَيْكَ، وَالْوُقُوفِ بَيْنَ يَدَيْكَ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الِاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ، وَأَتِمَّ اللَّهُمَّ الْعَافِيَةَ عَلَيْنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَرْزَاقِنَا، وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخَ مُحَمَّدَ بنَ زَايِد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد، وَالشَّيْخَ رَاشِد بنَ سَعِيد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.